

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں بھیجا
مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

[الانبیاء: 107]

جس نے میری امت میں فساد کے
وقت ایک سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس
کے لئے سوشہیدوں کا ثواب ہے۔

[الزهد الكبير: 207]

ماہ ربیع الاول کا سبق (اداریہ) شہید کی قسمیں 3

داڑھی کا مقام 7 کیا ہم پر بھی کوئی ہے جو ہماری اصلاح کر سکے؟ 10

جہاد کے برابر اجر والے اعمال 11

پاک بازی، پاک دامنی کو لازم پکڑ لیجئے 12

محمد نامہ کے بارے میں ایک وضاحت 14

زبان کی حفاظت 16

زبان کا درست استعمال 17

مسائل ماہ ربیع الاول 22



ماہِ ربیع الاول کا سبق...

احادیث

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَآزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تشریف آوری ہمارے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے کہ ہم آپ کے اُمتی بنے۔ اتنے بڑے نبی جو سارے نبیوں کے سردار بھی ہیں وہ ہمارے نبی اور ہم ان کے اُمتی تو پھر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم ان کے اشاروں پر چلیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے ان کے اشاروں پر تو کیا چلنا ہم تو ان کے صریح اور واضح حکم (احکامات اور سنتیں) موجود ہیں انہیں بھی نہیں اپناتے۔ ماہِ ربیع الاول ہمیں سبق سکھاتا ہے کہ اپنے پیارے نبی کی صرف زبانی تعریفیں مت کیا کرو بلکہ ان کا کہا مانو۔ سمجھ نہیں آتی کہ تھوڑی عقل رکھنے والا بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ ہمیں جب ان سے محبت ہے تو ان کی بات بھی ماننی چاہئے یعنی سب سنتوں کو عملی طور پر اپنانا چاہئے... تو پھر اتنی عقل رکھنے والے، عقل مند، ہوشیار، پڑھے لکھے ہو کر بھی کوتاہی کرتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

اگر آپ تہہ تک جانا پسند فرمائیں تو

کچھ یوں لگتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیر کر اصلی مقاصد کی طرف آنے سے ہٹایا جا رہا ہے... ذرا غور فرمائیے! ① عموماً تعلیم صرف دنیاوی حاصل کی جاتی ہے۔ دینی علوم سے واقفیت کی نہ ضرورت سمجھتے ہیں نہ مسائل پوچھنے کی زحمت کرتے ہیں ② لباس غیر شرعی کو پسند کیا جاتا ہے ③ مخلوط تعلیم اور مخلوط ملازمتوں سے باقی ماندہ سوچ کو بھی بدل لیا جاتا ہے ④ بچہ کی پیدائش سے لے کر زندگی بھر عجیب طرح کی مکس ادویات استعمال کی جاتی ہیں ⑤ حلال فوڈ کم میسر ہونے کی وجہ سے حرام کھانے پینے کو اپنی عادت بنا رکھا ہے۔ بہت سی کھانے پینے کی چیزوں میں ”جیلا ٹین“ ڈلتا ہے اور ”جیلا ٹین“ مردار جانوروں کی ہڈیوں سے تیار ہوتا ہے۔ پہلے دور میں تو یہ ہوتا تھا کہ ایک دو غلطیاں ہو گئیں تو معافی مانگ کر، بزرگوں سے اصلاح شروع کرا لی جاتی اور خوب رورو کر دعائیں مانگ کر اپنے کام اللہ تعالیٰ سے کروائے جاتے تھے، اب جب حرام غذا، حرام لقمہ اور حرام مکس چیزیں کھانے پینے میں استعمال کریں گے تو دعائیں تو بالکل قبول نہیں ہوں گی۔ نتیجہ مایوسی چھاتی رہے گی۔ یہی کفریہ طاقتوں کا مقصد ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل مقبول نصیب فرمادیں آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ اَجْمَعِينَ

علو عل لاہور

شمارہ نمبر 3

جلد نمبر 10

CPL نمبر 200

ربیع الاول ۱۴۳۲ھ • جنوری ۲۰۱۳ء

سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ

ہر حدیث

ہر ایک کے بدلہ میں جنت میں درخت لگتا ہے۔ [ابن ماجہ: 3807]

آپ اپنے رسالہ ”ماہ نامہ علو عل لاہور“ جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کو بتا دیجئے یا لگوادیجئے

بہ برکت چار سلسلہ چشتیہ، نقشبندیہ، شہروردیہ، قادریہ

حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

مسح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب الشریعہ
عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ
شیخ المشائخ الحاج حضرت محمد عشرت علی قیصر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم جامعہ اشرفیہ
رئیس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مدیر محمد عتیق الرحمن مدرس و خدام
ateequlahore@gmail.com

مجلس مشاورت

- * حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی
- * مولانا عبدالرحمن صاحب، نائب مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
- * قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر ماہ نامہ محاسن اسلام، ملتان
- * مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
- * مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
- * مولانا محمد طیب الیاس صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

کمپوزنگ و ڈیزائننگ مولانا سعید قاسم صاحب مطبع عکاظ پرنٹر

قیمت فی شمارہ 15 روپے

قیمت سالانہ (مع ڈاک خرچ) 200 روپے

پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ 1500 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر یا دستی بھیجئے یا بیک ٹائل پر لکھے اکاؤنٹ نمبر میں جمع کرا دیجئے

یہ رسالہ کسی کو ہدیہ دینے کے لئے آپ اپنی مہربانام لکھ سکتے ہیں

042-35272270 0331-4546365 0302-4143044

www.ibin-e-umar.edu.pk
ilmooaml@gmail.com
aibneumar@yahoo.com

صفحہ 1

پوسٹ کوڈ نمبر 53100

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سو اگجٹ متہ نزد کاہنہ نو، لاہور

شیخ الحدیث الشفیہ حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

جنت میں کون داخل ہوگا...؟



أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَجْهَهُ	مَنْ أَسْلَمَ	بَلَىٰ
اپنے چہرہ کو	جو مسلمان ہوا اور جھکا دیا اُس نے	کیوں نہیں داخل ہوں گے جنت میں
أَجْرُهُ	فَلَهُ	وَهُوَ مُحْسِنٌ
اس کا اجر ہوگا	پس اس کے والے	اور وہ نیکی بھی کرتا ہے
عِنْدَ رَبِّهِ	وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
اس کے رب ہاں	اور نہیں خوف ہوگا ان پر	اور نہ وہ غم کرتے ہوں گے۔

تشریح

بَلَىٰ کیوں نہیں جنت میں جائیں گے۔ کون جائیں گے؟ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وہ جس نے اپنا چہرہ رب کے سامنے جھکا دیا اور مسلمان بن گیا۔ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور اس کے ساتھ وہ نیکی بھی کرتا ہے۔ اب جو مسلمان ہیں، نیکی کرتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے۔ اب نہ تو یہودیوں کا کوئی دخل ہے اور نہ نصاریٰ کا کوئی دخل ہے۔ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے لوگوں کو اجر ملے گا وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غم کریں گے۔ خوف کہتے ہیں آئندہ کسی چیز کا خطرہ اور غم کہتے ہیں گزشتہ کسی چیز پر افسوس۔ جب جنت میں داخل ہوں گے تو آئندہ کا بھی کوئی خوف نہیں ہوگا، نہ بیماری کا نہ قتل کا، نہ ڈاکے کا، نہ موت کا۔ اور چوں کہ دنیا میں نیکیاں کر کے آئے ہیں اس لئے ان کو غم بھی نہیں ہوگا کہ کاش! ہم نیکیاں کرتے۔ الحمد للہ انہوں نے خوب نیکیاں کیں اور جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اعمالِ جنت کی توفیق نصیب فرمائیں آمین۔

حرام غذا کی نحوست

[سورة الاعراف: 157]

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے پاکیزہ غذاؤں کو حلال اور گندی غذاؤں کو حرام فرمایا ہے۔
حدیث: جس جسم کی پرورش حرام غذاؤں سے ہوئی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ [طبرانی اوسط: 5961]

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور
جامعہ غلام احمد سرور
لاہور

شہید کی قسمیں



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ

احادیث میں مختلف عدد آئے ہیں: پانچ قسم کے شہید ہیں یا آٹھ قسم کے شہید ہیں یا اس سے بھی زیادہ قسم کے شہید ہیں۔

تمام احادیث میں غور کرنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اصل قسمیں شہید کی چار ہی ہیں:

- ① جہاد میں شہید ہو جائے۔ ② جس کی موت بہت تکلیف دہ بیماری کے بعد واقع ہوئی ہو، جیسے ہیضہ کی موت ہے کہ اس میں کئی دن دست اور قے کی تکلیف رہتی ہے پھر موت واقع ہوتی ہے۔ ③ کسی ہیبت ناک بیماری کے بعد موت واقع ہوئی ہو، جیسے طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو جو بہت ہیبت ناک وبا ہے اس میں چند دن بیمار رہ کر مر جائے۔ ④ اچانک موت واقع ہو جائے۔

اصل شہادت کی موت ان چار صورتوں میں ہی واقع ہوتی ہے۔ پھر ان چار صورتوں میں ایک ایک صورت میں کئی صورتیں داخل ہو سکتی ہیں، مثلاً اچانک موت چھت سے گر کر بھی آ سکتی ہے، مینارہ سے گر کر بھی آ سکتی ہے، سمندر میں گر کر بھی آ سکتی ہے، کشتی میں بیٹھا ہو تیز ہوا آ جائے اور کشتی الٹ جائے اس سے موت آ جائے، کسی دیوار کے پاس بیٹھا ہو وہ دیوار اس پر گر پڑے اور اس کو مار دے۔ جہاد میں موت کئی طرح سے آ سکتی ہے۔ دشمن نے مار دیا یا اپنے ساتھی کی تلوار غلطی سے لگ گئی یا اپنی ہی تلوار غلطی سے لگ گئی یا سفر جہاد میں سواری سے گر کر مر گیا۔ اس طرح سے بہت سی قسمیں بن جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرماویں۔ آمین یا رب العالمین۔

وَإِخْرُجُوا نَا انْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ.



دل کو صاف رکھنے کی فضیلت



جس کے دل کی دُنیا پاک ہو جاتی ہے اس کے ظاہر کی دُنیا بھی پاک ہو جاتی ہے۔ جس کا ظاہر گناہوں میں ڈوبا ہوا ہو وہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے دل کی دُنیا میں بھی اندھیرا ہے۔ صاف دل آدمی کو کسی سے بُغض نہیں ہوتا کسی سے اس کو حسد نہیں ہوتا، کسی سے اس کو کوئی نفرت نہیں ہوتی اور کسی سے اس کو کینہ نہیں ہوتا۔ وہ ہر ایک کا ہمدرد اور خیر خواہ ہوتا ہے۔ اور ایک وہ بات جو کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ”زبان کا سچا“ تمام لوگوں میں یہ دو قسم کے آدمی سب سے بہتر اور افضل ہیں۔

قیامت کے دن سب سے زیادہ جو چیز میزانِ عمل میں بھاری ہوگی وہ اچھے اخلاق ہوں گے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ بھی اتنے بھاری نہیں ہوں گے جتنا حُسنِ اخلاق بھاری ہوں گے۔ دل کا صاف ہونا کہ کسی سے کوئی کدورت دل میں نہ ہو یہ باتیں حُسنِ اخلاق کی سردار اور بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کو اپنانے کی مکمل توفیق سے نوازیں آمین ثم آمین

ایک روایت میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ...

أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟

”لوگوں میں سب سے افضل کون ہیں؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ صَدُوقُ اللِّسَانِ ”ہر وہ آدمی جو مخموم القلب ہو، زبان کا سچا ہو“ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! صَدُوقُ اللِّسَانِ کے معنی تو ہماری سمجھ میں آگئے کہ جو زبان کا سچا ہو اُسے ”صدوق“ کہتے ہیں۔

لیکن مخموم القلب کا معنی سمجھ میں نہیں آئے، آپ بتا دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں ارشاد فرمائی: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ۔ [ابن ماجہ: 4216]

”مخموم القلب وہ آدمی کہلاتا ہے جو متقی پرہیزگار ہو اُس کا دل ایسا صاف ہو کہ اس میں نہ گناہ کا نام و نشان ہو، نہ اس میں زیادتی، سرکشی، حسد اور کینہ (جیسے بُرے اخلاق) ہوں۔“

محمد رسول اللہ ﷺ

ایک جامع شخصیت

پہلی قسط

مرسلہ:
محمد بنیامین کبہ
ذریعہ اسحاق خان

کو ایک نوخیز نوجوان لڑکوں کے ساتھ بکریاں چراتا ہوا نظر آئے گا۔ آپ ایک نوجوان تجارت کرنے کے لئے قافلے کے ساتھ نظر آئے گا۔ آپ دیکھیں! پوری انسانیت کو دعوت دینے کے لئے ایک ہی فرد واحد دعوت دیتا ہوا نظر آئے گا۔ آپ دیکھیں! ایک کچے مکان میں پوری انسانیت کو علم و ادب سے روشناس کرنے والا تمہیں نظر آئے گا۔ آپ دیکھیں! غیر ملکی وفد کو خوش آمدید کہتا ہوا ایک بڑا سیاست دان تمہیں نظر آئے گا۔ بدر، اُحد، خندق و تبوک میں ایک عظیم جرنیل تمہیں نظر آئے گا۔ عرب کے مرکز کو فتح کرتا ہوا ایک فاتح آپ کو فتح مکہ کے موقع پر نظر آئے گا۔ اور سب سے بڑا عفو و درگزر کی مثال قائم کرنے والا کعبۃ اللہ کے سامنے حرم محترم کے صحن میں آپ کو نظر آئے گا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضاداری

آں چہ خوباں ہمہ دارند تنہاداری

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کو دیکھا جائے تو اس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شان نظر آتی ہے۔

جاری ہے...

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ عقل مند تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم ماننے میں ہمارے لئے دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ جنگِ بدر میں دشمن کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ ایک کافر غلطی سے مسلمانوں کی طرف آیا، وہ پکڑا گیا۔ مسلمانوں نے اس سے کفار کی تعداد کا پوچھا، اسے تعداد کا صحیح علم نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شور شرابا سن لیا، اُس کافر کو بلوایا۔ کیا شان تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔

پوچھا کہ ایک وقت میں کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ اُس نے کہا کہ دس اونٹ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو کفار کی تعداد بس ایک ہزار ہی ہے، اس لئے کہ عربوں کی یہ عادت چلی آرہی تھی کہ سو بندوں کے لئے ایک اونٹ ذبح کیا کرتے تھے۔ اور یہی تعداد صحیح نکلی۔ ایک ہزار سے نہ کم نہ زیادہ۔ انسانیت کی پوری تاریخ دیکھ لیں۔ عظیم انسانوں کے کمالات بھی دیکھ لیں۔ مگر وہ سارے بکھرے ہوئے صفات اور کمالات آپ کو ایک ہی ہستی میں نظر آئیں گے۔ آپ

اس وقت گزرتی ارضی پر مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جو از روئے قرآن تمام انبیاء و رسل پر عقیدہ و ایمان رکھتی ہے۔ وہ مختلف قوموں کے اُن پیغمبروں کی بھی تصدیق کرتی ہے جن کے بارے میں اُن کے ماننے والی قومیں صرف قیاسی تذکروں اور روایتوں پر یقین رکھتی ہیں۔ جن کی مقدس کتابیں خود اُن کے ہاتھوں تحریف کا شکار ہوئیں اور جن کی اصلیتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ جن کے مذاہب زمانہ قبل از تاریخ کی نذر ہو گئے لیکن محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسلام واحد دین ہے جس کی ایک ایک ادا تاریخ نے محفوظ رکھی ہے۔ کوئی دین اور کوئی پیغمبر تاریخ کی شاہ راہ سے اس طرح نہیں گزرا جس طرح ہمارے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے ہیں۔ تاریخ نے ان کی رکاب تھام لی اور علم نے ان کے قدم چومے ہیں، یہ محض دعویٰ نہیں حقیقت ہے۔ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت اقدس کا تقاضا یہی تھا کہ اس کا ایک ایک لفظ محفوظ ہو جاتا اور یہ سب کچھ محفوظ ہو گیا۔ پھر یہ التزام ان کے بارے میں ہی نہیں بلکہ جن لوگوں نے اُن کا ساتھ دیا، جو اُن کے ساتھ رہے مثلاً اُن کے خادم حتیٰ کہ اُن کے دشمن بھی اپنی تمام کارگزاریوں کے باعث تاریخ کے تذکروں میں موجود

ہیں، پھر یہ قافلہ آج تک چل رہا ہے۔ اس قافلہ میں جلیل المرتبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ہیں کہ تاریخ ان کے پاؤں کو بوسہ دے کر نکلتی ہے، تابعین علیہم الرحمۃ بھی ہیں کہ تذکرے ان کی روایتوں سے جگمگاتے ہیں۔ تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ بھی ہیں کہ عقل ان سے عشق کی بھیک مانگتی ہے، ائمہ کرام بھی ہیں کہ شہادت ان کے ساتھ چلتی ہے، فقیہ بھی ہیں کہ آستانہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کشکول لئے کھڑے ہیں، محدث بھی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس ہونٹوں کی صدائیں چنتے ہیں، عالم بھی ہیں کہ نقوش پاکے تعاقب میں چلتے ہیں مشائخ کی بھیڑ ہے، اہل اللہ کا ہجوم، صوفیوں کی جماعت ہے، زاہدوں کی ڈار (جماعت) ہے، عابدوں کا حلقہ ہے، پھر اسی پر اکتفانہ کیجئے بڑھتے چلیے فاتحین کالا و لشکر ہے، جانبازوں کی ظفر موج ہے، سپہ سالاروں کا انبوه (مجموع) ہے، بادشاہوں کی جماعت ہے، کیسے کیسے لوگ خانہ زادوں (غلاموں) میں ہیں اور کس کس عجز سے جھکتے چلے جاتے ہیں، زبانوں میں تاثیر ہے تو اس نام سے، قلم میں ولولہ ہے تو اس ذکر سے، دل میں سرور ہے تو اس تصور سے، دماغ میں حس ہے تو اس جمال سے، آنکھوں میں نور ہے تو اس ظہور سے۔ (بشکریہ ہفت روزہ ندائے خلافت، مئی 2004ء)

ڈاڑھی کا مقام

پہلی قسط

مولانا
سید محمد آفتاب شاہ
لاہور

کھول کر عمل کی نیت سے ملاحظہ کریں۔

داڑھی اور فطرت انسانی

گلدستہ احادیث نبویہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک موجود ہے:

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاعْفَاءُ اللَّحْيِ دَسْ چہیز فطرت میں داخل ہیں مونچھوں

کا کتر وانا اور داڑھی کا بڑھانا“ [مسلم صفحہ 129، جلد 1]

امام نووی علیہ الرحمہ اس کی تفصیل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ فطرت میں داخلے کا مطلب

علماء نے تمام انبیاء علیہم السلام کی سنتِ مستمرہ

ہے۔ (نووی شرح مسلم، جلد 1، صفحہ 128)

داڑھی کو بڑھاؤ!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”مشرکین کی مخالفت کرو اور

داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ“ [بخاری: 5892]

حدیث مذکورہ کی تشریح اور تفصیل میں حافظ

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح میں ارشاد

فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی کو پکڑ کر چار

انگلیوں کے نیچے سے جو داڑھی بڑھی ہوئی تھی

اس کو کاٹ دیا کرتے تھے تاکہ وہ لمبائی میں

برابر ہو جائے۔

جاری ہے...

آج کے اس پُرفتن دور میں دین کے بے شمار

بنیادی اور اہم اصول اور مسائل پر عمل کرنے

میں انتہاء درجے کی لاپرواہی اور غفلت برتی

جارہی ہے وہاں ایک سنتِ مستمرہ ”ڈاڑھی“

کے بارے میں انتہاء درجہ کی بے اعتنائی کا مظاہرہ

کیا جاتا ہے بلکہ بہت سے دین دار لوگ بھی

اس معاملے میں اپنی ذاتی رائے سے مختلف

تاویلات گھڑتے رہتے ہیں۔ اور اپنے چہرے

کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک چہرہ

کی طرح بنانے کے بجائے دشمنانِ نبی علیہ

السلام کی نقالی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں

اور پھر مزید ظلم یہ کہ بعض مسلمان مرد اور عورتیں

اس مبارک سنتِ مستمرہ سے نفرت اور اظہارِ

نفرت کرتے ہیں۔ جب کہ مسلمان مردوں کے

لئے داڑھی رکھنا واجب ہے اس کی شرعی مقدار

ایک قبضہ (مٹھی بھر) یعنی ایک بالشت ہے۔

داڑھی تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ سنت ہے

قَالَ يَنْوُومٌ لَا تَأْخُذُ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي

[سورۃ طہ، آیت نمبر: 94]

اس آیت مبارکہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کی

داڑھی مبارکہ کا ذکر ہے۔ بعض گم راہ لوگ کہتے

ہیں کہ داڑھی کا ذکر قرآن مجید میں کہاں ہے؟

وہ اس آیت مبارکہ کو دل و دماغ کی آنکھیں

غیبت کرنا غیبت کرنا نا جائز ہے، حیلہ

بہانے کر کے اس کو کرنا یہ بہت برا ہے، اپنے عیب کیا کم ہیں کہ ان کو چھوڑ کر دوسروں کے عیبوں کو تلاش کرتا ہے، اپنے عیبوں کو دیکھے سر سے پاؤں تک عیبوں کے اندر گرا ہوا ہے، جس کی اپنے عیبوں پر نظر ہوتی ہے وہ کبھی غیبت نہیں کرتا، وہ سوچتا ہے کہ پہلے میں اپنے آپ کو تو ٹھیک کر لوں پھر دیکھا جائے گا، حدیث شریف میں آتا ہے: **الْغِيبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزَّنا**

[طبرانی اوسط: 6590، شعب الایمان: 6315]

یعنی غیبت زنا سے بھی زیادہ بری چیز ہے۔ اس لئے کہ زنا کو گناہ سمجھتا ہے اس لئے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے اور غیبت کو گناہ ہی نہیں سمجھتا ہے، اس لئے غیبت کرتا رہتا ہے، جب غیبت کرتا رہے گا تو کچھ غیبتیں مل کر زنا کے گناہ سے بڑھ جائیں گی۔

جس کی غیبت کی ہو اس سے معافی مانگے

غیبت جس کی کی ہو اگر اس کو پتہ چل گیا ہو تو اس سے معافی بھی مانگنی پڑتی ہے، جب تک اس سے معافی نہیں مانگے گا تو یہ گناہ معاف نہیں ہوگا، تو ایسا گناہ کیوں کرے کہ جس میں دوسرے کے سامنے ہاتھ جوڑنے پڑیں۔ گناہ تو کیا تھا اس کو گرانے کے لئے لیکن جب معافی مانگنی پڑے گی اور اس کو پتہ چل جائے گا تب معلوم ہوگا کہ وہ گرا ہے یا آپ گرے ہیں۔

بیعت ہونا ایک بڑی اہم چیز ہے، اس لئے اس میں جلدی نہیں کرنی چاہئے، کہیں غلط آدمی کے ہاتھ پر بیعت نہ ہو جائے، بعض دفعہ شیطان انسان کی شکل میں پیر بن کر بیٹھ جاتا ہے کہ لوگوں کو بیعت کرتا رہتا ہے اور ساتھ ساتھ گم راہ بھی کرتا رہتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا واقعہ

جیسے کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ
تعالیٰ کافی عرصہ مدینہ منورہ میں رہے، پھر ان
کو خواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے اشارہ ہوا کہ آپ ہندوستان
جائیے اور ہماری حدیث پھیلائیے انھوں نے

عرض کیا کہ حضرت میں آپ سے دور ہو جاؤں گا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور نہیں ہو گے نیز یہ بھی فرمایا کہ ہندوستان میں کچھ درویش ہوں گے ان پر سختی نہ کرنا۔ چنانچہ ہندوستان آنے کے بعد جب آپ کو کسی درویش کے بارے میں پتہ چلتا تو اس سے ملنے تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ سنا کہ کوئی درویش آئے ہوئے ہیں، جب ان سے ملنے تشریف لے گئے تو جا کر دیکھا کہ وہ درویش شراب پی رہے ہیں، اس درویش نے ان کو بھی پینے کو کہا انھوں نے فرمایا: میں تو نہیں پی سکتا یہ تو حرام ہے، اس نے کہا پیو ورنہ پچھتاؤ گے، انھوں نے فرمایا کہ نہیں، میں شریعت پر عمل کرنے والا ہوں، شریعت پر عمل کرنے والا کبھی پچھتایا نہیں کرتا

صاحبِ حضوری حضرت شیخ عبدالحق محدث

دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحبِ حضوری تھے، صاحبِ حضوری ان بزرگوں کو کہتے ہیں کہ جن کو بہت کثرت سے خواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔ چنانچہ جس دن درویش کو مل کر آئے تھے، رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک عمارت ہے اور معلوم ہوا کہ اس کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، انھوں نے اندر جانا چاہا، تو دروازہ پر وہی درویش نظر آیا اور اس نے ان کو اندر نہیں جانے دیا۔ اگلے دن پھر اس درویش سے ملنے گئے، تو آتے ہی اس نے کہا کہ دیکھا رات کو کیا ہوا، انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت تو نہ ہو سکی لیکن رضا کا مقام زیارت (دیکھنے) سے اونچا ہے، جب کبھی نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے عمل بتائے جائیں گے تو وہ راضی ہوں گے۔ اگلی دو راتوں کو خواب میں پھر ایسا ہوا، آخری رات اندر سے آواز آئی کہ ”کیا ہوا عبدالحق ہم سے ملنے نہیں آئے؟“ انھوں نے عرض کیا کہ حضرت میں یہاں باہر کھڑا ہوں لیکن دروازے پر ایک درویش کھڑا ہے وہ اندر نہیں آنے دیتا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِحْسَا یا کَلْب! یعنی اے کتے! ذلیل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہی درویش خواب میں کتابن گیا اور راستے سے ہٹ گیا۔ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اگلے دن جب اس درویش سے ملنے گئے تو دیکھا کہ ان کے مرید اس درویش کے انتظار میں اس کی جھونپڑی سے باہر بیٹھے ہیں، پوچھا تو بتایا کہ پیر صاحب (درویش) صبح سے اپنی جھونپڑی سے نہیں نکلے، بہت دیر ہوئی تو اندر جا کر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا، آس پاس کے لوگوں سے پوچھا کہ کوئی چیز آتے جاتے دیکھی، انھوں نے بتایا کہ صبح کے وقت ایک کتا یہاں جھونپڑی سے نکل کر بھاگا تھا اور کچھ نہیں دیکھا۔ معلوم ہوا کہ بیداری میں بھی اس پیر کو کتا بنا دیا گیا۔

باعمل پیر سے بیعت ہو تو اس طرح کے پیر شیطان ہوتے ہیں یا بعض انسان ہوتے ہیں لیکن ان پر شیطان کا اثر ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے بیعت ہونے سے بچنا چاہئے، جس کا عمل شریعت کے مطابق ہو اس سے بیعت ہو اور جس کا نہ ہو اس سے بیعت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں آمین

کیا ہم پر بھی کوئی ہے.... جو ہماری اصلاح کر سکے؟

ماہنامہ علم و عمل لاہور

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ

ہماری سوچ یہ ہوتی ہے کہ جب تک ہم سر پر نہ ہوں (دفتر، دکان، فیکٹری الغرض کسی بھی ادارہ کا) کام صحیح نہیں چلتا، سب چوڑھوتے جاتے ہیں کافی حد تک یہ بات درست بھی ہے کہ جب ذمہ دار شخص سر پر (ادارہ، دکان، دفتر، فیکٹری وغیرہ میں) ہو تو سب کام ٹھیک طریقہ سے چلتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ بڑا بول بولتے رہتے ہیں کہ میں نہیں ہوتا کام ہی نہیں ہوتے یا میں یوں کر الیتا الغرض اپنی بڑائی، ہنرمندی اور اپنا کمال ہی کمال ثابت کرتے رہتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی بڑائی تو نہیں کرتے مگر دل میں ہوتا ہے کہ میں نہیں تو کام نہیں اس میں بڑائی کی برائی چھپی رہتی ہے۔ اور بعض بہت اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اپنے ملازموں کو نوکر نہیں سمجھتے بلکہ بھائی سمجھتے ہیں۔ اور سب اپنے کو اس کام یا ادارہ کے خادم سمجھتے ہیں۔ بہر حال کسی بھی قسم کے لوگ ہوں اس مضمون کے ذریعہ سے عرض یہ کرنا ہے کہ اگر آپ بزنس مین یا مہتمم حضرات یا ایفیسر ہیں تو کیا ہم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ ہمارے اوپر بھی کوئی ہونا چاہئے جو ہماری اصلاح کرے اور ہمیں درست سمت بتائے۔ جس سے ہم دین کے ضروری مسائل پوچھ سکیں یا جو ہمیں ڈانٹ سکے۔ کسی کو بڑا بنالیں گے تو اصلاح ہوگی۔ اپنے آپ کو بہت عقل مند، سمجھ دار سمجھ بیٹھے ہیں۔ خصوصاً اچھی خاصی بڑی ملازمت مل گئی، بڑے کاروباری بن گئے افسری مل گئی، بڑے عہدہ پر فائز ہو گئے۔ بس پھر تو سب مسئلے بھی خود ہی حل کرتے رہتے ہیں۔ بندہ وہ ہے جو کسی بھی فن میں ماہر ہو یا افسر ہو مگر دین کے حوالہ سے اپنے آپ کو کسی مستند شیخ یا عالم دین باعمل کے سپرد کیا ہو، پوچھ پوچھ کر چلے ڈانٹ سہہ سکے اپنی افسری عہدہ کو رعب کا ذریعہ نہ بنائے عاجزی کا ذریعہ بنائے۔ دوسرے لفظوں میں آسان بات یہ ہے کہ ہم دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کی غلطیاں تو بہت نکالتے رہتے ہیں مگر ایسے بندوں سے بھی ضرور رابطہ رکھئے جو آپ کو بھی ڈانٹ سکیں تب تو اپنے ساتھ انصاف ہوگا ورنہ آپ تو دوسروں کو ڈانٹتے رہیں اور دنیا میں آپ کو کوئی نہ ڈانٹ سکے یہ اپنے ساتھ نا انصافی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرانے کی توفیق عطا فرماویں آمین

آمِينَ ثُمَّ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ

جہاد کے برابر اجر والے اعمال

بڑے جہاد کی طرف آئے ہو، بڑے جہاد سے مراد آدمی کا اپنی خواہشات سے جہاد کرنا ہے۔

[الجامع الصغیر، ج: 1607]

تو جہاد بالنفس بہت افضل عمل ہے بلکہ اصلاح نفس فرض عین ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص دشمنان اسلام سے جہاد کے لئے نہ جائے جو جہاد بالنفس میں اور اصلاح نفس کی کوشش میں ہو اور اس وقت جہادی سفر کرے جب فرشتہ بن جائے بلکہ طبیعت جہاد کے لئے جانے کو نہ چاہے اور آدمی جہاد کے لئے جائے اور کوئی شرعی عذر نہ ہو تو اس کا یہ جانا بھی نفس کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے جذبات نفس کو قربان کر کے اور نفس کو خوب رگڑ کر جانا ہوگا اور دونوں جہاد جمع ہو جائیں گے اس لئے جہاد بالنفس جہاد میں نہ جانے کا عذر نہیں ہے ہاں! دوسرے عذر ہوں تو اور بات ہے۔ (جاری ہے)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

[سورة المؤمنون: 51]

”پاکیزہ چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ، اور نیک عمل کرو، یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو مجھے اس کا پورا پورا علم ہے۔“

قرآن مجید اور احادیث طیبہ کے مطابق کئی اعمال ایسے ہیں جن کے کرنے کو جہاد فرمایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سے کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی جہاد کا اجر عطا فرمائیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے بعد تو آدمی یقین کرے کہ ان اعمال پر ضرور جہاد کا اجر ملے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جہاد بالنفس

حضرت فضالہ بن عبید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کامل مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔“

[ترمذی، الاحسان، ج: 4624]

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”افضل جہاد یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس اور اس کی خواہشات سے جہاد کرے۔“

[کنز العمال، ج: 11261]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت ایک معرکہ سے واپس ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارا آنا خیر کا آنا اور تم چھوٹے جہاد سے

مولانا
زمین العابدین صاحب
لاہور

پاک بازی اور پاک دامنی کو لازم پکڑ لیجئے

”ایمان و تقویٰ اور نیکی و پرہیزگاری کے لئے لازم ہے کہ مسلمان پاک بازی و پاک دامنی کی روش اختیار کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔“ [سورۃ الاحزاب: 35]

اپنی جنسی خواہشات کی تسکین صرف اسلامی شریعت کی رو سے جائز طریقوں سے پوری کیجئے کیوں کہ اس کے سوا اگر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو پھاندنے والی بات ہوگی۔ چنانچہ مسلمان کو چاہئے کہ زنا تو دور کی بات ہے اس کے قریب بھی نہ جائے کیوں کہ یہ بہت بڑی برائی اور انتہائی فبیح روش ہے۔ [سورۃ بنی اسرائیل: 32]

مسلم خاندان اور اسلامی معاشرہ کی صحت و سلامتی کے لئے اسلام نے نکاح کا طریقہ قائم کیا ہے جو مسلمان کو حیا دار اور پاک دامن بنائے رکھنے کے لئے سنگ بنیاد کا کام دیتا ہے۔

پاک بازی، پاک دامنی، شرم و حیا اور شرافت بڑی حسین قدریں اور نیکیاں ہیں جو دنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے کے لئے درج ذیل پر عمل کرنا بہت اہم و ضروری ہے:

1 اپنی نگاہیں نیچے رکھئے تاکہ کسی نامحرم پر

نظر نہ پڑے اور اگر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لیجئے۔

2 ان تمام کاموں سے بچیں جو پاک دامنی اختیار کرنے میں رکاوٹ بنتے ہوں یا نفس کو بے حیائی پر اکساتے ہوں مثلاً بے پردگی، مخلوط محافل میں شرکت۔ ناچ گانے کی مجلسیں وغیرہ

3 مرد و عورت کی مخلوط محفلیں نہ سجائیں اور ایسی محفلوں میں جانے سے مکمل پرہیز کیا جائے لیکن یہ بات افسوس ناک ہے کہ دورِ حاضر میں جدیدیت اور روشن خیالی کی آڑ میں جمہوریت اور آزادی کے گم راہ کن تصور کے بہانے میں بے پردگی عام ہو گئی ہے جس سے بے حیائی، بے شرمی، فیشن پرستی، مخلوط محفلوں، رقص و سرور کی مجلسوں، تھیٹر ڈراموں وغیرہ معقول تفریحی پروگراموں اور ناچ گانے کی تقریبوں کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے جس کے نتیجے میں ناگوار واقعات و نتائج کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

لہذا صرف اسلام کے دیئے ہوئے ستر و حجاب اور پاک دامنی و پاک بازی کے سنہرے تصور کی برکات سے ہمارا معاشرہ پر امن اور خوش گوار بن سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طرح سے پاک باز اور پاک دامن بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مرسلہ
جناب
سعید الرحمن
صاحب

مہنگائی کے اسباب و علاج

تیسری و آخری قسط

کرو بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر خوب زیادہ برسنے والی بارش بھیجے گا اور مالوں اور اولادوں میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا۔ [سورۃ النّوح: 10-12]

② حصول برکت کے ذرائع اختیار کیجئے

قرآن وحدیث میں حصول برکت کے بہت سے آداب و ذرائع متعین کئے ہیں جن کو ایک انسان بروئے کار لا کر برکت حاصل کر سکتا ہے ظاہری بات ہے کہ اگر آج بھی برکتوں کا نزول ہو تو ملک، صوبہ اور شہر غربت و افلاس اور مہنگائی جیسی مصیبتوں سے محفوظ ہو جائے گا اور ہر شخص آرام و سکون کی زندگی بسر کرے گا۔

صوفیائے کرام کے سات اصول

- 1 قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا (عمل کرنا)
- 2 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرنا
- 3 حلال کھانا 4 لوگوں کو تکلیف سے بچانا
- 5 گناہوں سے بچنا 6 اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا
- 7 لوگوں کے حقوق ادا کرنا۔ (کتاب الاعتصام 108/1)

مرسلہ: نصیر اختر بھٹی صاحب

رزق کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرما رکھا ہے مگر پھر بھی کمائی کرنا اور رزق کی جستجو میں بھاگ دوڑ کرنا تو گل کے خلاف نہیں خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

مہنگائی کا علاج:

① توبہ واستغفار فارسی کا یہ مقولہ یاد رکھنے کا ہے: ”خود کردہ راعلاج نیست“ یعنی اپنے کئے کا مداوا نہیں مگر یہ کہ انسان اس سے باز آجائے اور اپنی حالت درست کر کے صحیح راستے پر گامزن ہو جائے۔ تاریخ گواہ ہے جب بھی کوئی قوم کسی مصیبت میں گرفتار ہوئی تو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہوئی۔

آج پوری دنیا جس مصیبت سے دوچار ہے اس سے خلاصی کا سبب سے پہلا حل یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرے، زندگی میں اسلامی احکامات پر عمل کرے، حرام کاموں سے بچے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خوش ہو کر رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔ جیسا کہ نوح علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”سو میں نے کہا اپنے رب سے مغفرت طلب

محمد نام کے بارے میں ایک وضاحت

قسط: 10

مفتی شکیل منصور القاسمی صاحب

انتخاب اضافہ: مولانا محمد طیب الیاس صاحب

گزشتہ قسط میں آپ نے پڑھا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں ”محمد“ نام بے حد مقبول تھا۔ اس ذیل میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حضرات صحابہ و تابعین کے نام محمد یا احمد وغیرہ مفرد (اکیڈ الفاظ) ہوتے تھے۔ جیسے محمد بن ابی بکر، محمد بن طلحہ وغیرہ۔ جب کہ موجودہ دور میں عجمی ممالک میں اکثر یہ نام مرکب (دو لفظ جوڑ کر) رکھا جاتا ہے۔ جیسے محمد شمشیر، اور شکیل احمد وغیرہ۔ تو واضح رہے کہ محمد نام رکھنے کے مذکورہ فضائل میں مفرد یا مرکب کی کہیں تفریق نہیں ملتی ہے۔ جس طرح ”محمد“ مفرد نام رکھنا افضل ہے اسی طرح اگر اس نام کو کسی دوسرے نام کے ساتھ ملا کر رکھا جائے تو اس سے بھی یہ شرف و سعادت حاصل ہو سکتی ہے۔ بالخصوص جب کہ یہ ثابت ہو کہ مرکب نام میں اصل نام ”محمد یا احمد“ ہی ہے دوسرے جزء کا اضافہ ضمناً و تبعاً کسی خاص پس منظر کے تحت کیا جاتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ دوسرے ہم نام لوگوں سے تمیز کے لئے کرتے ہیں جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام ”محمد“ کے ساتھ اکبر، اوسط اور اصغر کا اضافہ کیا۔ بعض لوگ اول، ثانی، ثالث وغیرہ

کا اضافہ کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کا قصد تاریخ و ایام کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ حافظ ابن القیم جوزی لکھتے ہیں کہ ”جس طرح ایک آدمی کے لئے نام، لقب اور کنیت رکھنا جائز اور ثابت ہے اسی طرح ایک آدمی کا متعدد نام رکھنا بھی جائز ہے۔ (تحفۃ المودود، صفحہ 176) متعدد نام جس طرح علیحدہ علیحدہ رکھا جاسکتا ہے، اسی طرح مختلف ناموں کو ایک ساتھ جمع کر کے مرکب نام بھی بتایا جاسکتا ہے جیسے ”محمد اسعد یا سعید احمد“ دونوں کے احکام برابر ہیں۔

الغرض نام کے ساتھ ”محمد“ یا ”احمد“ کا اضافہ کرنا شرعاً جائز ہی نہیں بلکہ بہتر اور باعث شرف بھی ہے لیکن اس مقدس نام کی عزت و تکریم بھی ساتھ میں ضروری ہے۔ ہر لحاظ سے اس کی عظمت و تقدس کا خیال بے حد ضروری ہے۔

دُعا کی قبولیت کا ذریعہ حلال غذا ہے

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ایسی دُعا فرما دیجئے کہ جب میں دُعا کروں تو وہ قبول ہوا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال کھاؤ! تاکہ دُعا قبول ہو۔ [طبرانی اوسط: 6495]

معاویہ بن خدیج ”اسکندریہ“ کی فتح کی خوش خبری لے کر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چت لیٹے ہوئے ہیں۔ معاویہ کہنے لگے: امیر المؤمنین سو رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً گھبرا کر اٹھے اور فرمایا کہ اے معاویہ! جب تم مسجد میں آئے تو تم نے کیا کہا؟ معاویہ نے کہا کہ میں نے کہا امیر المؤمنین سو رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تو نے برا گمان کیا، اگر میں دن کے وقت سو گیا تو رعایا کو برباد کروں گا۔ اور اگر رات کے وقت سو گیا تو اپنی ذات کو برباد کروں گا۔ اے معاویہ! بھلا اس کے باوجود نیند آ سکتی ہے؟

(ماخوذ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سو 100 قصے، صفحہ نمبر 75)

گناہ کے ذریعہ دوسروں کو خوش نہ کیجئے

بعض لوگوں میں یہ بے اعتدالی پائی جاتی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ چوں کہ دوسرے مسلمان کو خوش کرنا بڑی عبادت ہے۔ لہذا ہم تو یہ عبادت کرتے ہیں کہ دوسروں کو خوش کریں۔ چاہے وہ خوش کرنا کسی گناہ کے ذریعہ ہو یا کسی ناجائز کام کے ذریعہ ہو، جب اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ دوسروں کو خوش کرو تو ہم یہ عبادت انجام

دے رہے ہیں۔ حالاں کہ یہ گم راہی کی بات ہے اس لئے کہ دوسروں کو خوش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مباح اور جائز طریقہ سے خوش کرو۔ اب اگر ناجائز طریقہ سے دوسروں کو خوش کرے گا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا۔ اور بندے کو خوش کر دیا۔ یہ کوئی عبادت نہیں۔

لہذا اگر دوسرے کی مروت میں آ کر یا اس کے تعلقات سے مرعوب ہو کر گناہ کا ارتکاب کر لیا تو یہ کوئی دین اور عبادت نہیں۔

مرسلہ: محمد جنید مقصود۔ قبولہ شریف

حلال کمائی کے لئے پانچ باتیں:

- 1 اس کمائی میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کی کسی فرض کردہ عبادت میں کوئی کمی نہ کرے۔
- 2 اس کمائی کی وجہ سے کسی مخلوق کو تکلیف نہ دے
- 3 اس کمائی سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی کفالت مقصود ہو یا کاری یا خزانہ بنانا مطلوب نہ ہو
- 4 اس کمائی کے لئے اپنے آپ کو ہمت سے زیادہ مشقت میں نہ ڈالے۔
- 5 رزق کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور اس کمائی کو محض ایک ذریعہ اور سبب یقین کرے۔ (تنبیہ الغافلین، ص: 482)

زبان کی حفاظت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ۔
سر کے متعلقہ اعضا میں انسان کی زبان کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یہ چھوٹی سی زبان اگر درست سمت پر چلتی رہے تو عظیم القدر درجات کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ بنتی ہے۔ اور اگر زبان ہی بے حیا بن جائے تو اور اللہ رب العزت کے خوف سے بے نیاز ہو کر کلمات صادر کرتی رہے تو انسان کے لئے حد درجہ شقاوت اور محرومی کا سبب بن جاتی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”جب آدمی صبح سو کر اٹھتا ہے تو سارے اعضا زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ! اس لئے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہے تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم ٹیڑھے ہوں گے۔“ [ترمذی: 2407]

معلوم ہوا کہ زبان کو قابو میں رکھنا اللہ تعالیٰ سے حیا کا حق ادا کرنے والے کے لئے ضروری ہے۔ بغیر اس کے شرم کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی بنا پر نبی برحق... رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہایت تاکید کے ساتھ زبان کی حفاظت کی ترغیب دی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جو (غلط بات کہنے سے) خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔“ [ترمذی: 2501]

ایک موقع پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسی دو عادتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی (یعنی کرنے میں آسان) اور میزان عمل میں بھاری ہیں۔ میں نے عرض کیا: ضرور بتائیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

”1) لمبی خاموشی 2) خوش اخلاقی۔ قسم ہے! اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مخلوق نے ان دو عادتوں سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کیا۔“ [طبرانی اوسط: 7103]

زبان کی آفتیں: زبان کے ذریعہ جن گناہوں کا صدور ہوتا ہے یا زبان جن گناہوں کا ذریعہ بنتی ہے وہ بے شمار ہیں۔ ان سب کو تحریر میں لانا دشوار ہے۔ تاہم امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے احیاء العلوم میں زبان کے گناہوں کو 20 عنوانوں میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ جن میں انسان زبان کے ذریعہ مبتلا ہوتا ہے۔ ذیل میں وہ گناہ ترتیب وار پیش ہیں:

1 بے ضرورت کلام کرنا 2 ضرورت سے زائد بات کرنا 3 حرام چیزوں کا تذکرہ کرنا (مثلاً فلم کی سٹوری فاسقوں کی مجلسوں کا ذکر وغیرہ) 4 جھگڑا کرنا 5 دوسرے کی حقارت کی غرض سے شور مچانا 6 گالم گلوچ اور فحش کلامی کرنا 7 مٹھا مٹھا (مزے لے لے) کر بات کرنا 8 دوسرے پر لعن طعن کرنا 9 ناجائز مذاق کرنا 10 گانا اور غلط اشعار پڑھنا 11 دوسرے کا مذاق اڑانا 12 کسی کاراز ظاہر کرنا (13) جھوٹا وعدہ کرنا 14 جھوٹ بولنا 15 کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا 16 چغلی کھانا 17 دوغلی باتیں کرنا 18 غیر مستحق کی تعریف کرنا 19 اپنی غلطیوں سے بے خبر رہنا 20 عوام میں ایسی دینی باتیں کرنا جو ان کی سمجھ سے باہر ہوں (مثلاً تقدیر اور ذات و صفات خداوندی سے متعلق گفتگو کرنا وغیرہ) (احیاء العلوم، جلد 3)

یہ سب گناہ ایسے ہیں جو عموماً زبان ہی کی بے احتیاطی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے حیا اور شرم کرنے کے لئے اپنے کو ان سب گناہوں سے بچنا ضروری اور لازم ہے۔

جھوٹ: زبان کے ذریعہ سے سب سے زیادہ جس گناہ کا ارتکاب کر کے بے حیائی کا ثبوت دیا جاتا ہے وہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ قرآن کریم میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ارشاد ہے: ”پس لعنت ہو اللہ کی ان پر جو کہ جھوٹے ہیں“۔ [سورۃ آل عمران: 61]

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سچ کو اختیار کرو، اس لئے کہ سچ بولنا نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا نام صدیقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچتے رہو۔ اس لئے کہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم تک پہنچا دیتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا نام جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے“۔ [مسلم: 2607] (ماخوذ از کتاب نعمتوں کی حیرت انگیز بارش۔ صفحہ: 52)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرانے کی توفیق عطا فرماویں آمین ثم آمین یا رب العالمین وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وأصحابه وأتباعه أجمعين

زبان کا درست استعمال 1 قرآن پاک کی تلاوت کیجئے 2 سلام میں پہل کیجئے 3 درود شریف پڑھئے 4 گھر میں بیوی بچوں کو دین کی ترغیب دیجئے 5 اذان کا جواب دیجئے 6 بوقت عیادت شفا کے کلمات کہیے 7 وقت تعزیت صبر و تسلی کے کلمات کہیے 8 تسبیحات پڑھیے 9 کچھ نہ کچھ پڑھ کر اپنے فوت شدہ تعلق داروں کو ایصالِ ثواب کیجئے 10 لوگوں کو دین کے لئے تیار کیجئے 11 سلام کا جواب لازمی دیجئے 12 چھینک آنے پر الحمد للہ کہئے 13 کسی کی چھینک پر الحمد للہ سن لیں تو یرحمک اللہ لازمی کہئے 14 دعوت و تبلیغ کا کام کیجئے 15 دعائیں خوب مانگا کیجئے۔ ادارہ و مدیر کو بھی دعاؤں میں یاد رکھئے۔ شکریہ

انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق عقائد

عقیدہ ① حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے پاک اور نیک بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا تاکہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلائیں اور گمراہی سے سیدھے راستہ پر لائیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندوں کو جنت کی طرف دعوت دیں، جو شخص اللہ تعالیٰ کی دعوت کو قبول کرے اس کو جنت کی خوشخبری سنائیں اور جو شخص اس کی دعوت قبول کرنے سے انکار یا اعراض کرے اس کو دوزخ کی وعید سنائیں۔ پھر ”نبی“ وہ انسان اور بشر ہوتا ہے کہ جس پر اللہ کی وحی آتی ہو اور وہ مخلوق کی ہدایت اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ پر مامور ہو خواہ اس پر کتاب نازل ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اور انبیاء کرام میں سے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خصوصی امتیاز حاصل ہو یعنی اس کو نئی کتاب یا کوئی نئی شریعت دی گئی ہو یا منکرین اور مکذبین کے مقابلہ کا اس کو حکم دیا گیا ہو یا کسی نئی امت کی طرف اس کو مبعوث کیا گیا ہو تو اس کو ”رسول“ کہتے ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھ کر ہے، ہر رسول نبی تو ہوتا ہے لیکن ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں۔

عقیدہ ② نبوت و رسالت محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے ایسا نہیں کہ کوئی اپنی کوشش، مجاہدہ اور ریاضت سے اس کو حاصل کر لے **عقیدہ ③** تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانا ضروری

از مولانا مفتی محمد نوید خان، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ہے، کسی ایک کا انکار تمام انبیاء کو جھٹلانے کے برابر ہے۔ **عقیدہ ④** انبیاء علیہم السلام پر ایمان کے بغیر اللہ پر ایمان معتبر نہیں۔ **عقیدہ ⑤** انبیاء علیہم السلام حق تعالیٰ کے امین ہوتے ہیں، احکام خداوندی کے پہنچانے میں ذرہ برابر کمی نہیں کرتے نہ کافروں سے ڈر کر رقیہ کرتے ہیں **عقیدہ ⑥** انبیاء علیہم السلام اپنے منصب نبوت سے کبھی ہٹائے نہیں جاتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ علیم و خیر ہیں کبھی ایسے شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کرتے کہ جو آئندہ چل کر ہٹائے جانے کے لائق ہو۔ **عقیدہ ⑦** تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے پاک اور نیک بندے تھے جو صغیرہ و کبیرہ دونوں گناہوں سے پاک اور معصوم تھے **عقیدہ ⑧** تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں **عقیدہ ⑨** سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی و رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے دین کو مکمل کر دیا اب آپ کے بعد کسی پیغمبر کی ضرورت باقی نہ رہی، اب ضرورت تبلیغ کی رہ گئی جس کے لئے علماء امت کافی ہیں **عقیدہ ⑩** تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں افضل اور بہتر حضرت محمد ﷺ ہیں۔ **عقیدہ ⑪** نبی کریم ﷺ کی بعثت اور نبوت تمام عالم کے لئے عام ہے یعنی تمام جہان کے جنّ و انس کے لئے آپ کی نبوت عام ہے۔ (ماخوذ از عقائد الاسلام و اسلامی عقائد)

برکاتِ تقدیر

اسلام کا عقیدہ ہے کہ ”اللہ رب العزت نے جس چیز کو جس طرح مقدر کیا ہے اسی طرح ہوگا۔“
تفصیل یہ ہے کہ انسان کا بڑا دنیوی نفع جو اصلی مقصود ہے ”راحت حاصل کرنا ہے۔“
کماتا ہے اسی لئے کہ راحت ہو، اولاد کی تمنا کرتا ہے اسی لئے کہ راحت ہو، دولت جائیداد سے بھی مطلوب راحت ہی ہے۔ مکان بنانا ہے راحت ہی کے لئے۔ غرض مطلوب ہر چیز میں راحت ہے۔ اب اس تمہید کے بعد میں کہتا ہوں کہ اگر دنیا میں کوئی ناقابل تدارک مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو اب دیکھنا چاہئے کہ اس کی راحت کا کوئی سامان کسی کے پاس ہے یا نہیں؟... غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ سامان ہرگز کسی کے پاس نہیں ہے۔ مگر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اسلام کے پاس اس کی بھی راحت کا سامان موجود ہے اور وہ وہی ”عقیدہ تقدیر“ ہے۔ خدا کی قسم! اس عقیدہ کے بغیر اس کو راحت ہرگز میسر نہیں ہو سکتی۔ اور یہ عقیدہ اسلام کے سوا کسی کے پاس نہیں کہ ہر چیز مقدر کے مطابق ہوتی ہے کس کا جوان لائق بیٹا مر جائے اور اس کا یہ عقیدہ نہ ہو تو عمر بھر مصیبت میں مبتلا رہے گا کہ ہائے اس کا علاج اچھی طرح کرتا تو نہ مرتا، ہائے اس کا پرہیز اچھی طرح نہ ہوا اگر فلاں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا تو اچھا ہوتا یہ تو اس کی حالت ہوگی جو ”عقیدہ تقدیر“ کا منکر ہے۔ اور ایک وہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر چیز تقدیر کے موافق ہوتی ہے

اور اس میں حکمت ہوتی ہے اگر اس کا کوئی ایسا ہی عزیز مر جائے تو اس کو رنج طبعی تو ہوگا اور وسوسہ کے طور پر اگر اس کو یہ خیال بھی ہوا کہ دوا میں غلطی ہو گئی ہے۔ تو تھوڑی دیر بعد فوراً ہی پھر وہ اسی سے تسلی حاصل کرے گا کہ یہ بات بھی تقدیر میں تھی کہ دوا میں غلطی ہو جائے اول اول تو اسے ضرور غم تھا مگر تفویض کے ساتھ پھر تھوڑی دیر بعد وہ بھی زائل ہو گیا۔ بخلاف دہری (تقدیر کا منکر) شخص کے وہ تو تمام عمر ہی غم و الم (تکلیف) میں گھٹتا رہے گا۔ تو دیکھئے! ”مسئلہ تقدیر“ کا دنیوی فائدہ بھی کتنا بڑا نفع ہے۔ بلکہ میں تو اور ترقی کر کے کہتا ہوں کہ جو مسئلہ تقدیر کے معتقد نہیں ان کو نعمت میں راحت نہیں ہے کیوں کہ انسان کے اندر اکثر طبعاً حرص بہت ہوتی ہے اس کو جتنا بھی ملے اس قدر اس کی حرص بڑھتی ہے کہ اور ترقی ہو۔ ایک گاؤں کا مالک ہو تو ذہن میں حرکت ہوئی کہ ایک اور گاؤں مل جائے اسی طرح اس کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے عمر بھر چین نہیں ہے چاہے کتنا ہی صاحب جائیداد ہو جائے مگر حرص کا مادہ اور بڑھتا ہے اور جو تقدیر کا قائل ہے وہ ہر درجہ میں قانع (تھوڑے پر راضی) ہو جاتا ہے اسے جتنا بھی ملے گا کہے گا اتنا ہی میری تقدیر میں تھا۔ اور بھی کچھ تقدیر میں ہو گا وہ بھی ضرور ملے گا۔ وہ ہر وقت بادشاہ ہے گویا ہر میں مفلس ہو۔ وہ چین سے بیٹھا ہے اسے کوئی فکر و رنج پریشانی نہیں ہے۔

(مجموعہ وعظ بنام: الاتمام لنعمة الاسلام، صفحہ 147، محاسن اسلام)

حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولانا
محمد شریف صاحب
لاہور

حاصل ہو رہا ہے۔ [مسند احمد، جلد: 6، صفحہ: 400]

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا زیادہ موقع نہیں ملا تھا اس لئے صرف دو حدیثیں منقول ہیں۔

(تہذیب الکمال، صفحہ: 384)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں آمین۔

ہمارا بدن عبرت کے لئے کافی ہے

تعجب ہے اس شخص پر جو یہ کہتا ہے کہ میں قبروں میں جا کر گل سڑ جانے والے جسموں سے عبرت حاصل کرتا ہوں۔ حالاں کہ اگر سمجھ سے کام لیتا تو اس کو معلوم ہو جاتا کہ وہ خود ایک قبر کی طرح ہے اور خود اپنے اندر جو عبرت کے مواقع موجود ہیں وہ دوسری چیزوں سے عبرت حاصل کرنے سے بے نیاز کرنے والے ہیں خاص طور پر جس کی عمر زیادہ ہو چکی ہو، طاقت گھٹ گئی، حواس سست پڑ گئے، نشاط ختم، بال سفید ہو چکے، لہذا اسے چاہئے کہ وہ خود اپنی ہی کھوئی ہوئی چیزوں سے عبرت پکڑے۔ (صید الخاطر 222/2)

موسلہ: مولانا محمد نوید جاوید صاحب، لاہور

نام و نسب: حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعوت اسلام کے ابتدائی ایام میں اسلام لائے اور دوسری ہجرت میں حبشہ گئے اور پھر وہاں سے مکہ واپس آئے اور عرصہ تک یہاں مقیم رہے اس لئے مدینہ کی ہجرت میں تاخیر ہوئی اور بالکل آخر میں یہ شرف حاصل ہو سکا۔

(ابن سعد، صفحہ: 102)

فضل و کمال: اسلام کے بعد کا زمانہ زیادہ تر حبشہ اور مکہ میں گزارا تھا اس لئے غزوات میں شرکت کا موقع نہ مل سکا اور مدینہ آنے کے بعد سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے۔ اسی سفر میں سواری مبارک کا اہتمام انہی کے سپرد تھا اور کجاوہ وغیرہ یہی کستے تھے۔ اسی حج میں ان کو موئے مبارک (بال مبارک) تراشنے کا شرف حاصل ہوا جب یہ استرا لے کر تیار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزاحاً فرمایا: ”معمر! تم کو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے کان کی لو پر قابو دے دیا ہے اور تمہارے ہاتھ میں استرا ہے۔“ عرض کیا:

خدا کی قسم! یا رسول اللہ! یہ خدا کی کتنی بڑی نعمت ہے اور اس کا کتنا بڑا احسان ہے مجھ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال تراشنے کا شرف

گاجر کے طبی فوائد

03009371907 www.nazirherbals.com

نہار منہ کھانے سے کمزور جسم موٹا تازہ ہوتا ہے اور جسمانی کمزوری دور ہوتی ہے۔ گاجر میں حیاتین وافر مقدار میں موجود ہیں جو صحت کے علاوہ جلد کو خوش نمایانے میں مدد دیتے ہیں جدید تحقیق کے مطابق جلد کو تروتازہ رکھنے کے لئے جو کریم لوشن اور فیس ماسک تیار کیا جاتا ہے اس میں بھی گاجر استعمال ہوتا ہے۔ گاجر کا رس پینے سے خون صاف ہوتا ہے۔ اور بینائی تیز ہوتی ہے قدرت نے کم قیمت والی چیزوں اور سبزیوں میں کتنی شفا پوشیدہ رکھی ہے۔ طب یونانی کی بہت ساری دواؤں میں تخم گاجر استعمال ہوتا ہے۔ گاجر کے استعمال سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔ مثانہ اور گردوں میں اگر چھوٹی پتھری موجود ہے تو گاجر اور سیب ملا کر جوس پینے سے خارج ہو جاتی ہے۔ گاجر ریا ح کو خارج کرتا ہے خون کی کمی کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔

دعا کی قبولیت کا ذریعہ حلال غذا ہے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایسی دُعا فرما دیجئے کہ جب میں دُعا کروں تو وہ قبول ہوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال کھاؤ تا کہ دُعا قبول ہو۔ [طبرانی: 6495]

گاجر کا شمار موسم سرما کی سبزیوں میں ہوتا ہے انسان کی صحت کے لئے بہت مفید اور شفا بخش ہے۔ گاجر میں فولاد پروٹین گلوکوز اور بہت کارآمد وٹامن موجود ہیں۔ جو مفرح قلب اور مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ بینائی صاف اور تیز ہوتی ہے۔ گاجر غذائیت کے لحاظ سے جڑ والی سبزیوں میں بہترین شمار کی جاتی ہے موسم سرما میں اکثر لوگ اس کا حلوہ خالص دیسی گھی میں بنا کر کھاتے ہیں جو نہایت ذائقہ دار اور لذیذ ہوتا ہے۔ اس کی سبزی بھی بنائی جاتی ہے۔ گاجر کے متواتر استعمال سے خون کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ جسم کو طاقت ور اور موٹا کرتا ہے۔

گاجر کا جوس طبیعت کو سکون اور فرحت بخشتا ہے۔ بلڈ پریشر نارمل رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ معدے اور جگر کی اصلاح ہوتی ہے۔ کھانے کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ پیاس بجھاتا ہے اکثر لوگ گاجر کو بطور سلاڈ کھانے میں استعمال کرتے ہیں۔ گاجر کو گوشت میں اور دوسری سبزیوں کے ساتھ ملا کر پکایا جاتا ہے۔ گاجر کا اچار اکثر گھروں میں روزانہ استعمال ہوتا ہے جو بہت مزیدار ہوتا ہے۔ گاجر کو چھیل کر صاف کر کے رات کو پانی میں ابال کر صبح

مسئلہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا تذکرہ تمام مسلمانوں کیلئے موجب خیر و برکت اور باعث فخر و سعادت ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ 193/3)

مسئلہ: سیرت کے تذکرے کو کسی معین تاریخ یا مہینے کے ساتھ مخصوص نہ کیا جائے بلکہ سال کے ہر مہینے اور مہینے کے ہر ہفتے اور ہفتے کے ہر دن میں اسے یکساں طور پر باعث سعادت سمجھا جائے اور اس کے لئے کوئی بھی جائز طریقہ اختیار کر لیا جائے، مثلاً سیرت پر لکھی گئی معتبر کتابوں کے مطالعہ کا معمول بنالیا جائے وغیرہ، ایسا کرنا نہ صرف جائز بلکہ باعث اجر و ثواب ہے (الاعتصام 531/1، بہشتی زیور 601/6)

مسئلہ: ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو خصوصیت کے ساتھ محفل میلاد منعقد کرنا یا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا، کیوں کہ اس کا کوئی ثبوت حضرات صحابہ کرام و تابعین، تبع تابعین اور ائمہ دین کے مبارک دور میں نہیں ملتا۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو کسی معین تاریخ یا مہینے کے ساتھ مخصوص کر لینا دین میں اضافہ اور بدعت ہے (فتاویٰ محمودیہ 169/3)

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب کے لئے بارہ ربیع الاول کے دن کو خاص اور متعین کرنا بدعت ہے۔ (الاعتصام 53/1)

مسئلہ: مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے پر میلاد کی رائج الوقت محفلیں واجب الترتک ہیں (الاعتصام 61/6، بہشتی زیور 258/5)

① ان محفلوں کے انعقاد میں ریاء اور نام و نمود شامل ہونا۔ ② اگر کوئی شخص ایسی محفلوں میں شریک نہ ہو تو اسے برا سمجھنا۔ ③ ایسی محفلوں میں حلوہ یا مٹھائی کی تقسیم کو لازم سمجھنا۔ ④ مٹھائی، حلوہ وغیرہ کیلئے لوگوں سے چندہ وصول کرنا جسمیں لوگ عموماً لحاظ و مروّت کی خاطر یا جان چھڑانے کیلئے چندہ دے دیتے ہیں اور حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ”کسی مسلمان کا مال اس کی خوشدلی کے

بغیر حلال نہیں ہے۔“ [مسند احمد: 20695]

⑤ جلسوں کے انتظامی انہماک کی وجہ سے یا رات کو دیر تک جاگنے کے سبب فرض نماز ترک کرنا یا اس کا قضاء ہو جانا اور مرد و زن کا آزادانہ اختلاط جیسے خلاف شرع امور اور گناہ کبیرہ کا بے دریغ ارتکاب کرنا۔ ⑥ ان محفلوں میں بعض دفعہ بے احتیاطی کی وجہ سے ایسی کہانیاں بیان کر دی جاتی ہیں جو صحیح و معتبر روایات سے ثابت نہیں ہوتیں حالاں کہ اس مقدس موضوع کی نزاکت کا تقاضا یہ ہے کہ صحیح روایات سے ثابت شدہ واقعات نہایت احتیاط کے ساتھ بیان کئے جائیں۔ ⑦ لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور بلایا جاتا ہے اور تقریب کے لئے اہتمام کیا جاتا ہے جو کسی مباح یا مستحب کام کے لئے منع ہے (اصلاح الرسوم، باب سوم)

مسئلہ: اگر مندرجہ بالا مفاسد میں سے کوئی بھی نہ ہو اور شرعی حدود و آداب کا پورا پورا لحاظ

رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کوئی محفل محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر منعقد کر لی جائے تو اسمیں ان شاء اللہ سرسرخیر و برکت ہے

درود شریف کی کثرت کیجئے

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے

ہیں نبی (ﷺ) پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ (ﷺ) پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو“ [سورۃ الاحزاب: 56] اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا آپ کی خصوصی شان اور مسلمانوں کے لئے درود پاک کا حکم بہت بڑی سعادت ہے۔ **صلوٰۃ کا معنی** عربی زبان میں صلوٰۃ کے کئی معنی ہیں:

رحمت، دعا، مدح، ثنا۔ صلوٰۃ کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد نزول رحمت اور آپ کی عظمت و رفعت ہے۔ ”اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا“ [سورۃ الانشراح: 4] چنانچہ کلمہ طیبہ، اذان، اقامت، نماز اور دیگر بہت سارے اذکار میں آپ کا مبارک نام موجود ہے، آپ کی شریعت قیامت تک محفوظ اور آپ کی اتباع لازم ہے، قیامت میں آپ کو حق شفاعت اور مقام محمود عطا ہوگا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے آپ کا مبارک نام اور تمام مخلوقات میں آپ کا مقام سب سے بلند فرما دیا۔ جب درود پاک کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو مراد فرشتوں کا آپ کے لئے رفع درجات کی دعا کرنا ہے۔ اور جب درود پاک کی نسبت عام مؤمنین کی طرف منسوب ہو تو مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا کرنا اور آپ کی خدمت میں تحفہ دعا اور ہدیہ درود پاک بھیجنا ہے۔ **حدیث:** ایک شخص نے عرض کیا کہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (جیسا کہ ہم التحیات میں السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھتے ہیں) صلوٰۃ کا طریقہ بھی بتلا دیجئے، آپ نے فرمایا: یہ الفاظ کہا کرو... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ... الخ (اور پھر درود ابراہیمی پڑھ کر سنایا)“ [بخاری: 4797] مختلف احادیث میں درود پاک کے اور بھی الفاظ آئے ہیں، وہ بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ **حدیث:** ”جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے“ [شعب الایمان: 1481] **حدیث:** بے شک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا“ [ترمذی: 484] **حدیث:** ”جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا“ [الترغیب والترہیب: 1657] **حدیث:** ”جو شخص اس طرح کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [طبرانی اوسط: 3285] **حدیث:** ”ذلیل ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے“ [ترمذی: 3545] آپ ﷺ پر درود بھیجنا مسلمانوں کے ذمہ حق ہے، مختلف

احادیث میں مذکور درود پاک کے بے شمار فوائد و فضائل ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب اور افضل عمل ہے، خطرات سے نجات ملتی ہے، مال میں برکت کا ذریعہ ہے، خطائیں معاف ہوتی ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں، آپ کی شفاعت اور آپ کا قرب نصیب ہوتا ہے، دونوں جہانوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔

[مولانا محمد وقاص ایوب صاحب، لاہور]

عشق رسول ﷺ سے مہکتی کلیاں

خواتین
کا
علم و عمل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی علامت ہے، اسی سے سینے مہکتے اور دل دھڑکتے ہیں۔ محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہوا اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ذیل میں صحابیات محترمات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے آپ ﷺ سے مولانا محمد طیب الیاس صاحب لاہور عشق و محبت کے واقعات پیش خدمت ہیں:

پہلا واقعہ: ایک انصاری خاتون کا باپ، بھائی، اور شوہر تینوں غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور یہ لوگوں سے دریافت کر رہی تھیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”جیسا کہ تو چاہتی ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجز اللہ خیریت سے ہیں۔“ کہنے لگیں: ”مجھے ایک بار زیارت کرادو۔“ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو عرض کیا ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مصیبت آسان ہے۔“ (البدایۃ والنہایۃ 48/4) علامہ شبلی نعمانی نے اسی واقعہ کو شعر میں یوں بیان کیا ہے:

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا اے شہ دین تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم
دوسرا واقعہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنے دور خلافت میں) ایک رات گشت کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک مکان میں چراغ روشن ہے اور ایک عمر رسیدہ خاتون روئی دھنتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں درج ذیل اشعار پڑھ رہی ہے:

عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَٰةٌ الْأَبْرَارِ
قَدْ كُنْتُ قَوَّامًا بِالْأَسْحَارِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الطَّيِّبُونَ الْأَخْيَارُ
يَا لَيْتَ شَعْرِي وَالْمَنَايَا أَطْوَارُ
هَلْ يَجْمَعُنِي وَحَبِيبِي الدِّيَارُ

”محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نیک لوگوں کا درود ہو، آپ پر پاک و پسندیدہ لوگ درود بھیجیں، آپ اوقات سحر (تہجد) میں بہت ہی قیام کرنے والے تھے، اے کاش! میں جان لیتی اور موت تو مختلف شکلوں میں آتی ہے کہ کیا میں اور میرا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جگہ جمع بھی ہوں گے۔“ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ اشعار سن کر رونے لگے۔ (الشفاء للقاضی عیاض 23/2)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی محبت نصیب فرمائے (آمین) مگر شرط یہ ہے کہ صرف زبانی دعویٰ نہ ہو بلکہ عملی طور پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کی اتباع ہو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات پر پورا پورا عمل کیا جائے۔

جنت کے آٹھوں دروازے کس کے لئے؟

خواتین
کا
علم و عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ سے گناہ کے بارے میں ڈرے اور گناہ نہ کرے اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت اور فرماں برداری کرے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (بحوالہ مجمع الزوائد 4/306)

جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے لوگ جائیں گے عموماً لوگ صرف ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے۔ بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں جنت میں داخل ہو جائیں ان خوش نصیبوں میں وہ عورتیں بھی ہیں جن میں یہ تین اوصاف ہوں گے: **مولانا محمد نوید جاوید صاحب، لاہور**

1 تمام ناجائز اور شریعت کی منع کردہ چیزوں سے اور ہر گناہ کی بات سے بچتی ہوں گی۔ مثلاً نماز پنجگانہ کی پابند خصوصاً صبح کی نماز کی۔ اپنے زیوروں کی (اگر نصاب کے برابر ہو) زکوٰۃ نکالتی ہوں۔ کسی سے لڑائی جھگڑانہ کرتی ہوں۔ لعنت نہ دیتی ہوں۔ کوستی نہ ہوں۔ احسان نہ جتلاتی ہوں۔ اسی طرح بے پردہ گھر سے باہر نہ نکلتی ہوں۔ اجنبی مردوں سے سخت احتیاط کرتی ہوں۔ بلا ضرورت شدیدہ گھر سے باہر نہ نکلتی ہوں۔ عرس اور مزاروں پر نہ جاتی ہوں۔ کسی بھی رشتہ دار سے کینہ، حسد، بغض، عناد نہ رکھتی ہوں۔ غیبت کرنے سے بچتی ہوں۔ دیور اور غیر محرم رشتہ داروں سے پردہ کرتی ہوں۔ نہ خود ٹی وی دیکھتی ہوں اور نہ گھر میں رکھتی ہوں۔ سینما، ناچ، گانے وغیرہ سے پرہیز کرتی ہوں۔ محرم اور ربیع الاول کی بدعات سے پرہیز کرتی ہوں اور اگر کسی وجہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتی ہوں **2** شوہر کے علاوہ کسی پر نظر نہ رکھتی ہوں اپنی عزت اور ناموس کی حفاظت کرتی ہوں **3** شوہر کی ہر اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں کیا اطاعت و فرماں برداری کرتی ہوں اس میں غفلت اور سستی سے بہانہ نہ بناتی ہوں۔ جن عورتوں میں یہ تین خوبیاں ہوں گی ان کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

ازواجِ مطہرات و بناتِ طیبات کی علمی خدمات

خواتین
کا
علم و عمل

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلم کائنات بنا کر بھیجا تا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہالت کی گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکتی امت کو روشن راستہ پر لاسکیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو بھی علمی فضیلت عطا فرمائی۔ اسلام نے جس طرح خواتین کو دیگر حقوق سے نوازا وہیں انہیں زیورِ علم سے بھی مزین فرمایا حتیٰ کہ آپ کی ازواجِ مطہرات اور بناتِ طیبات حضرت عائشہ حضرت حفصہ حضرت میمونہ، حضرت ام سلمہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن علمی مقام میں معلماتِ امت ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متعدد بیویاں ہونے میں بھی یہی حکمت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نجی اور گھریلو زندگی کے پہلو بھی امت کے سامنے آسکیں۔ لہذا آپ کی ازواجِ مطہرات کے گھرانے دراصل بنات (بچیوں اور عورتوں) کے مدارس تھے جہاں پر خواتین تعلیم و تربیت حاصل کرتی تھیں۔ اور پھر انہیں خواتین کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں بڑے بڑے مفسر، محدث، مجاہد، فوج کے جرنیل، بہادر سپہ سالار، ایسے ایسے عاشقِ رسول جن کی زندگی کی سب سے بڑی تمنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان ہو جانا تھا اور غیرت مند جوان تیار ہوتے تھے۔ نیز اسلام کے مزاجِ تعلیم ہی کا یہ اثر ہے کہ جماعتِ صحابیات علم اور عمل کا قابلِ تقلید نمونے بن گئیں اور انہی خواتین کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں بڑی بڑی عالمہ، زاہدہ، مجاہدہ اور امت کی محسنہ اور باکمال خواتین پیدا ہوئیں جن کے واقعات تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔

چوں کہ بچوں کی پہلی درس گاہ اور تربیت گاہ ماں کی گود ہوتی ہے اسی لئے اسلام نے اصلاحِ خواتین پر خصوصی توجہ دی اور انہیں زیورِ علم سے مزین فرمایا۔ پھر یہ سلسلہ علم دورِ صحابیات ہی تک محدود نہیں رہا بلکہ تابعیات اور بعد کی خواتین کے زمانہ سے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

اب سوچنا یہ ہے کہ ہماری مائیں اور بہنیں کون سے سلسلہ میں شامل ہونا چاہتی ہیں؟
مولانا سعید قاسم صاحب لاہور
علم، عمل، حیا و پاکدامنی کی پیکر صحابیات کی اس مبارک جماعت میں یا آج کل کی بے دین، بے پردہ، غیر مسلم خواتین کے گروہ میں جنہوں نے اپنے ایک ایک عضو کو دنیا بھر میں بیچنے کے لئے برسرِ عام پیش کر دیا ہے؟ فیصلہ خود کیجئے مگر سوچ سمجھ کر پھر اُس راہ پر چل پڑیئے۔

چہرہ کی رونق و حسن کس طرح ختم ہو جاتے ہیں...؟

خواتین
کا
علم و عمل

ازمدیر
ماہنامہ علم و عمل لاہور

اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

”ہم نے انسان کو سب سے خوب صورت پیدا کیا ہے۔“ [سورۃ التین: 4]

خواتین اپنے اصلی حسن و نورانیت کو کس بے دردی کے ساتھ ختم کر کے عارضی اور بے کار حسن کی طرف دوڑ پڑی ہیں۔ ذرا اپنا خیال کیجئے۔ حُت میں دُنیاوی عورتوں کا حسن حوروں سے جو زیادہ ہوگا اُس کی وجہ نیکی ہے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم لوگ خود اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے نور اور حسن کو چہرے پر سجنے نہیں دیتے بلکہ نیچے لکھتے ہوئے تین کام کر کے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی بہت زیادہ ناشکری کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم اپنی جسمانی ساخت اور خوب صورتی پر تین طرح سے کلہاڑیاں چلا رہے ہیں:

1 گناہوں کی آمیزش سے اپنے چہرہ کے نور کو ختم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جو انسان حلال و حرام، جائز و ناجائز کی تمیز سے ہٹ کر ہر طرح کے کام کر لیتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا ہوشیار اور سمجھدار سمجھتا ہے وہ اپنے چہرہ کی نورانیت کو نہ صرف مدہم بلکہ چکنا چور کر کے کوڑا کرکٹ میں ڈال دیتا ہے۔ اور گناہوں میں دن رات زندگی گزار کر اپنے چہرہ پر ظلمتیں اور تاریکیاں نمایاں کرتا ہے۔

2 جعلی کریم، پاؤڈر اور لپ اسٹک وغیرہ کا حد سے زیادہ استعمال کر کے خواتین اپنے چہرہ کو بلکہ اپنے جسم کو بنا سنوار نہیں رہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے خود بگاڑ پیدا کر رہی ہیں۔ خواتین سے درخواست ہے کہ اپنے محرم حضرات کے ذریعہ اپنی کاسمیٹکس (میک اپ والی اشیاء) کی تحقیق تو کرائیں۔ 90% سے زائد میک اپ کی تمام چیزوں میں حرام چیزیں بلکہ مضر صحت چیزیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ آج کل کی نوجوان بچیاں حد سے زیادہ ان چیزوں کو استعمال کر کے اپنے آپ کو خود خراب کر رہی ہیں۔

3 خواتین بے پردہ پھر کر بہت سے لوگوں کی نظر بد کا شکار ہو رہی ہیں جس سے نذر لگ جاتی ہے اور نذر لگنا عین حقیقت ہے۔ اس نذر لگنے سے نہ صرف عورت کے چہرہ سے نورانیت ختم ہوگی بلکہ گندی نیت والی بہت سی نظریں ایک بہت گہرا اثر چھوڑ جاتی ہیں۔ جس کا پتہ تب چلتا ہے جب عورتیں بیمار رہنے لگتی ہیں اور رشتے نہیں ملتے اور ٹینشن اور ڈپریشن کا شکار رہتی ہیں۔ بس عورت کا قصور بے پردہ نکلنا ہوا۔ دوسروں کی نظر بد سے پردہ کے علاوہ بچنا اختیاری نہیں لہذا گناہوں سے بچئے اور جعلی کریموں پاؤڈروں اور بے پردہ ہونے سے بچئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ اَجْمَعِیْنَ

مسلمان ماؤں کے نام ایک پیغام

مرسلہ: اہلیہ ابراہیم، کبوتہ

خواتین
کا
علم و عمل

تم ایک مقدس تاریخ رکھتی ہو۔ تم یورپ کی وہ عورت نہیں ہو جو اپنے جسم کی نمائش کر کے اپنے پیٹ پالتی ہیں۔ تم اپنے حقوق کی خاطر اقوام متحدہ کے سامنے دامن پھیلانے والی نہیں ہو۔ تم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹیاں ہو۔

تم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جرأت کا نشان ہو۔ تمہارے حقوق تو

قرآن پاک نے تمہیں دے دیئے ہیں تم نے ماضی میں ان لوگوں کو جنم دیا ہے جنہوں نے اسلام کی خاطر وہ کام کئے کہ آج تاریخ میں ان کا نام کبھی محمد بن قاسم کی صورت میں نظر آتا ہے اور کبھی سلطان صلاح الدین ایوبی کی شکل میں۔ تمہارے سر پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپٹہ رکھ گئے ہیں اور تمہیں پردے کی عزت دے کر گئے ہیں وہ تمہیں ایک ایسا مقام دے کر گئے ہیں جو دنیا کی کسی بھی قوم نے کسی بھی ملک نے کسی بھی قبیلے نے اپنی عورتوں کو نہیں دیا تمہیں یہ اعزاز مبارک ہو تمہارے قدموں میں جنت کو رکھا گیا ہے۔ (کتاب درکامل)

مرسلہ: محمد سعید علوی۔ چکوال

اچھی عورت

کسی نے ایک اعرابی یعنی دیہانی سے سوال کیا کہ عورتوں میں سب سے افضل کون ہے؟ اس نے جواب دیا جو کھڑی ہو تو عورتوں میں دراز قد ہو... بیٹھے تو ان میں بڑی لگے... بولنے میں سچی ہو... اور غصے کے وقت بردبار ہو... جب ہنسے تو صرف مسکرائے... جب کوئی چیز بنائے تو خوب بنائے وہ اپنے خاوند کی فرماں بردار اور اپنے گھر میں زیادہ رہنے والی ہو... اپنی قوم میں معزز ہو مگر خود کو کم تر سمجھے... محبت کرنے والی اور اولاد کا ذریعہ ہو..... اور اس کا ہر معاملہ قابل ستائش ہو۔ (لطائف و ظرائف)

مرسلہ: محمد سعید علوی۔ چکوال

قابل رشک ازدواجی زندگی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب قدس سرہ کبھی کبھی نصیحت کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ ”آج میرے نکاح کو 55 سال ہو گئے۔ لیکن الحمد للہ کبھی اس عرصہ میں لہجہ بدل کر بات نہیں کی۔“ میں کہتا ہوں کہ لوگ پانی پر تیرنے اور ہوا میں اڑنے کو کرامت سمجھتے ہیں۔ اصل کرامت تو یہ ہے کہ پچپن سال بیوی کے ساتھ زندگی گزاری اور یہ تعلق ایسا ہوتا ہے کہ جس میں یقیناً ناگواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بات ناممکن ہے کہ ناگواری نہ ہوتی ہو۔ اور اس سے آگے بڑھ کر ان کی اہلیہ فرماتی ہیں: ”ساری عمر مجھ سے یہ نہیں کہا ”مجھے پانی پلا دو“ یعنی اپنی طرف سے کسی کام کا حکم نہیں دیا کہ یہ کام کرو۔ میں خود اپنے شوق اور جذبہ سے سعادت سمجھ کر ان کا خیال رکھتی اور ان کا کام کرتی تھی لیکن ساری زندگی زبان سے انہوں نے مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیا۔ (اصلاحی خطبات)

بے دھیانی میں بہت جھوٹ

مرسلہ: احتشام انیس، حیدر آباد

بچوں کا علم و عمل

آج کل یہ عام سارواج ہے کہ لوگ ان جانے میں جھوٹ بول رہے ہیں مگر اس کو ہم سمجھ نہیں رہے۔ اگر کوئی دوست ملنے آتا ہے ہم کہتے ہیں کہ ایک سیکنڈ، پانچ سیکنڈ

ماہ نامہ علم و عمل لاہور سے متعلق اظہار خیال

مجھے ہر دم ہے پیارا علم و عمل
ہے میرا حرف مدعا علم و عمل
میں نے جب بھی زبان کھولی ہے
لفظ مجھ سے ادا ہوا علم و عمل
جو رہے گا محیط صدیوں پر
دور حاضر کا ہے کرشمہ علم و عمل
لفظ خوشبو خیال کی صورت
جاری وہ فیض کر گیا علم و عمل
بے دینی کے دور میں ایسے
اک نیکی کی لو جلا گیا علم و عمل
تیرہ شب میں چراغ لفظوں سے
کیسے ظلمت مٹا گیا علم و عمل

محمد فواد نسیم، کاہنہ نو۔ لاہور

یا ایک منٹ میں آرہا ہوں اور گھر میں چلے جاتے ہیں مگر اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ ہم اتنی دیر میں واپس آجائیں۔ ہمیں کم از کم پانچ منٹ لگ جاتے ہیں۔ اور ہمیں احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہم جھوٹ بول چکے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ فون پر ہم اپنے دوست کو کہتے ہیں کہ 10 منٹ میں پہنچ رہے ہیں۔

مگر وہ فاصلہ اتنا ہوتا ہے کہ اگر گاڑی تیز بھی چلائے تو بھی دس منٹ میں طے نہیں ہو سکتا اور بعض دفعہ راستے میں کوئی نہ کوئی رکاوٹ بھی پیش آ سکتی ہے جس سے مزید دیر لگ سکتی ہے۔ جس سے انتظار کرنے والا کافی پریشانی اٹھاتا ہے۔ لہذا ہمیں درست بات ہی بتانی چاہئے اور بروقت منتظر آدمی کے پاس پہنچ جانا چاہیے۔

ایک مرتبہ کسی عورت نے اپنے کم سن بچہ کو بلایا، اور کہا کہ آؤ! ہم تمہیں ایک چیز دیں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس عورت سے دریافت فرمایا: اگر بلانے سے بچہ آگیا تو کیا چیز دوگی؟ عورت نے کہا: چھوہارے دے دوں گی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کچھ دینے کا ارادہ نہ ہوتا اور صرف بہلانے کے لئے ایسا لفظ نکلتا تو یہ بھی زبان کا جھوٹ شمار ہوتا۔ (تبلیغ دین، صفحہ: 86)



سچائی اور امانت داری

اسلام نے ہمیں زندگی گزارنے کے لئے بہت ہی اچھے اور ایسے آسان اصول اور انداز بتائے ہیں کہ اگر ہم ان اصولوں کو اپنا کر زندگی گزاریں تو ہماری زندگی ہر طرح سے بہت ہی پرسکون اور خوش گوار زندگی بن جائے۔ اسلام میں ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے شمار بلکہ پوری زندگی گزارنے کے جو عمدہ طریقے بتلائے ہیں ان میں سے سچائی اور امانت داری کو بہت عمدہ اور بڑا ہی اونچا مقام حاصل ہے۔ کیوں کہ جس وقت ہم میں سے ہر شخص سچائی اور امانت داری کو اپنائے گا تو اس کی برکت سے ہمارے اندر سے جھوٹ اور خیانت ختم ہوتی چلی جائے گی۔ سچائی اور امانت داری دو ایسی عمدہ صفات ہیں کہ جب انسان پوری طرح ان کو اختیار کر لیتا ہے تو پھر کسی قسم کی پریشانی اور مشکل باقی نہیں رہتی کیوں کہ ان اچھی صفات اور ان پیارے اصولوں کو اپنانے سے لڑائی، جھگڑے اور فتنے فساد نہیں ہوتے کیوں کہ دوسروں کا نقصان کرنے اور ان کے مال و جائیداد میں خیانت کرنے سے بچتا ہے۔ تاکہ اس کی وجہ سے جھوٹ اور خیانت سے کام نہ لینا پڑے۔ جھوٹ اور خیانت سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتے ہیں ناراضگی کی وجہ سے انسان کی ہلاکت کا سبب بھی بن جاتے ہیں اور پھر انسان کی دنیا اور آخرت دونوں ہی حقیقت میں تباہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں جھوٹ اور خیانت سے بچ کر سچائی اور امانت داری ہی کو اختیار کرنا چاہئے۔

مرسلہ: محمد و قاص کشمیری، بھمبر

سات چیزوں سے پہلے اپنی اصلاح کر لیجئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سات چیزوں سے پہلے عمل کر لیجئے جو تمہارے سامنے آئیں گی:

- ① ایسی غربت جو (اللہ تعالیٰ اور ان کے احکام سے) فراموش کرادے ② ایسی دولت جو سرکش بنادے ③ تباہ کن بیماری ④ بے علم بنادینے والا بڑھاپا ⑤ (دنیا کو چھڑا دینے والی) موت ⑥ دجال ... یہ ایسا شر ہے کہ جس کا (ہر پیغمبر کے زمانہ میں) انتظار کیا جاتا رہا ہے ⑦ قیامت کی گھڑی جو بڑی اور مصیبت اور تلخ ترین حقیقت ہے۔ [ترمذی: 2306]

خبردار..!!

مرسلہ: حافظ محمد وسیم اکرم، لاہور

بچوں کا علم و عمل

چلو یار! آج جھیل سیف الملوک چلتے ہیں۔ طلحہ نے ایک مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

طلحہ نعمان اور عثمان چھٹیاں منانے میرے ہاں آئے ہوئے تھے۔ ہر روز کسی نئے مقام کی سیر کے لئے جاتے۔ پھر رات کو تھکے ہارے لوٹتے اور آتے ہی بستروں میں گھس جاتے۔ پھر صبح سویرے اٹھتے اور کسی نئے مقام کی سیر کے لئے نکل جاتے۔

آج انہوں نے جھیل سیف الملوک جانے کا پروگرام بنایا۔ انہوں نے کرائے پر جیپ لی اور جھیل کی طرف روانہ ہوئے۔ جلد ہی وہ جھیل سیف الملوک پہنچ گئے۔ ادھر انہوں نے خوب سیر کی۔ ایک دوسرے کے ساتھ اٹھکھیلیاں کرتے، پانی میں نہاتے، شور مچاتے، کھیلتے رہے۔ پھر شام ڈھلنے لگی اور وہ واپس روانہ ہوئے۔ جب وہ گھر پہنچے تو عشاء کا وقت ہو چکا تھا۔ انہوں نے نماز عشاء ادا کی اور سونے کی تیاری کرنے لگے۔ اتنے میں نعمان نے کہا: یار! پیاس لگ رہی ہے۔ تو پانی پی لو۔ عثمان نے جواب دیا۔ یار! میرے بیگ میں ایک ساشہ رکھا ہے، وہ ایک جگ میں ڈال کر شربت بنا لو... سارے پیتے ہیں طلحہ نے کہا: پھر خود ہی اٹھ کر نکال لایا۔ یہ ساشہ دکھانا ذرا۔ عثمان نے ہاتھ بڑھایا۔ اوہ اوہ...! اس ساشے میں تو سکریں ڈالی گئی ہے۔ جو حرام اشیاء سے بنائی جاتی ہے۔ اور یہ چینی سے چار سو گنا زیادہ میٹھی ہوتی ہے۔ عثمان نے بتایا تو سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس ساشے کا نام ”فریش اپ“ ہے دیکھو! میرے بھائیو ہم ان جانے میں حرام کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ایسی دعا فرما دیجئے جب میں دعا کروں تو قبول ہوا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”حلال کھاؤ تا کہ تمہاری دعا قبول ہو“۔ [طبرانی اوسط: 6495]

آؤ! عہد کریں آئندہ کبھی ایسی چیز استعمال نہیں کریں گے جو حرام ہو یا جس میں حرام کی آمیزش کی گئی ہو۔ عثمان نے بات ختم کی تو ان کے ہاتھ ایک دوسرے پر جم گئے اور ان کے جذبات سے ان کے عہد کی عکاسی ہو رہی تھی۔



از مدبر
ماہنامہ علم و عمل لاہور

اپنے کام اللہ تعالیٰ سے کروانے کے لئے دوسروں کے کام آئیے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ.
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُظْلَمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ
وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [بخاری: 2442]

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اُس پر ظلم کرے اور نہ اُس کو ظالم کے حوالے کرے۔ اور جب بندہ اپنے مسلمان بھائی کی خدمت یا کام میں لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجات پورا کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ اور جو کسی مسلمان کو تکلیف سے چھڑانے کا ذریعہ بن جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو تکلیف سے بچائیں گے۔ اور جو کسی مسلمان کا عیب چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کا عیب چھپائیں گے۔

مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ،

إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ [بخاری: 5409]

”جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا کرتے تھے، اگر چاہت ہوتی تو کھالیا کرتے اور اگر چاہت نہ ہوتی تو نہ کھاتے“ (عیب کسی صورت نہیں نکالتے تھے، کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رزق پر اعتراض بننا اور پکانے والے کی دل شکنی ہوتی ہے۔)

پیارے بچوں کے نام رکھنے کے لئے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیارے نام

① محمد جَرُوْلُ ② محمد سُلَامَةُ ③ محمد رُوحُ ④ محمد شَيْبَانُ ⑤ محمد رِبِيعُ

پیارے بچیوں کے نام رکھنے کے لئے صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پیارے نام

① بَقِيرَةُ ② جَهْدَمَةُ ③ رَبْدَاءُ ④ رَبَابُ ⑤ حَبِيبَةُ

یہ نام نہ رکھئے ← ① عَتَلَةُ ② غُرَابُ ③ حَكْمُ (الادب المفرد: 843)

جامعہ کے شب و روز

17 دسمبر (تا 24 دسمبر) 2012ء بروز دوشنبہ (پیر) سے جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور کے سہ ماہی امتحان ہونا طے پائے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قارئین کرام سے اس ادارہ میں پڑھنے، پڑھانے، کام کرنے والے عملہ اور تعاون کرنے والوں کے لئے اور ادارہ کی علمی، عملی، مالی، اصلاحی، دینی تربیتی ترقی کے لئے دُعاؤں کی درخواست ہے

دن 11:00 سے
شام 5:00 بجے تک

اس ادارہ سے دینی مسائل پوچھنے کے لئے مفتی صاحب کا موبائل نمبر

0332-8291221

صرف خواب کی تعبیر یا کسی خاص پریشانی کے حل کے مشورہ کے لئے مدیر ماہ نامہ علم و عمل، لاہور کا نومبر 2012ء سے اب یہ نمبر (0335-4548805) چل رہا ہے۔ صبح دس سے رات دس بجے تک (جب فون اٹھایا جائے)

مدرسہ کے اخراجات

درجہ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ / 500 روپے تقریباً

درجہ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ / 6000 روپے تقریباً

درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ / 3500
(کھانا / 2000، دیگر اخراجات / 1500 روپے تقریباً)

درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ / 31500
(کھانا / 18000، دیگر اخراجات / 13500 روپے تقریباً)

جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلیٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) 9 لاکھ روپے ہیں۔

جامعہ عبداللہ بن عمر کی دارالاقامہ (ہاسٹل) کی عمارت کے آغاز، اخراجات، تعمیرات، و دیگر ضروریات کے لئے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

نکاح کا مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہئے۔

آج کل 5 ہزار سے کم مہر نہ رکھنا چاہئے۔

پانی بیٹھ کر دائیں ہاتھ سے بِسْمِ اللہ پوری پڑھ کر تین سانس میں پیا کیجئے۔ (علیکم بسنتی)
سردیوں کے موسم میں پانی پینے میں کمی نہ کیجئے کیوں کہ صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ (ڈاکٹر حضرات و بعض الحكماء)

نیو انیروائٹ: 2012ء کے آخری چند گھنٹے اور 2013ء کے ابتدائی

چند گھنٹے رقص و سرور اور گناہوں میں ہرگز ضائع نہ کیجئے جیسا کہ عموماً دنیا میں ایسے موقع پر خوب بے حیائی اور ناجائز و بے جا آزادی کے دوران بہت سارے گناہ اکٹھے کر لیے جاتے ہیں جب کہ ہمیں حدیث کی رو سے عشاء کی نماز اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے سے ساری رات عبادت کا ثواب مل سکتا ہے۔ [مسلم: 656]
اور یہ ثواب روزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے

ڈاڑھی عشق رسول ﷺ کا تقاضا

ڈاڑھی اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز اور تمام انبیاء کرام خصوصاً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک طریقہ اور شرعاً واجب ہے۔ ڈاڑھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کی سفارش اور آپ کے قرب کا سبب ہے۔ ڈاڑھی مسلمان کی شان اور مردانگی کی علامت، حسن و جمال میں اضافہ اور باوقار شخصیت کی علامت ہے۔ عشق رسول ﷺ کے لئے اطاعت رسول ضروری ہے۔

کسی کو آدھا دھوپ میں اور آدھا سائے میں نہ بیٹھنا چاہئے بلکہ صرف سائے میں بیٹھئے یا صرف دھوپ میں۔ [حدیث۔ ابن ماجہ: 3722]

پیشاب کی چھینٹوں سے بچئے

کیوں کہ اس سے بھی قبر میں عذاب ہو سکتا ہے۔ [دارقطنی: 464]
پبلک مقامات پر پیشاب کرنا ایذائے مسلم بھی ہے گندگی بھی اور بدبو بھی۔

اعلان برائے اصلاحی بیان

6 جنوری، بروز یک شنبہ (اتوار) بعد از نماز عصر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور میں ان شاء اللہ تعالیٰ اصلاحی بیان فرمائیں گے۔

رسالہ کا زرسالانہ جمع کرانے کے لئے الفلاح بینک کا اکاؤنٹ نمبر یہ ہے: بہ نام ماہنامہ علم و عمل لاہور 575-020-16550601
مدرسہ کے لئے زکوٰۃ، صدقات و عطیات اکاؤنٹ نمبر: بہ نام محمد سرور 575-020-17186101

ماہنامہ علم و عمل لاہور کے اجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز

042-35272270 ③ 0302-4143044 ② 0331-4546365 ①

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر ① 0322-8405054 ② 042-35272270

کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔
www.ibin-e-umar.edu.pk • اوقات رابطہ: کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ

شواں گومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور

انٹرنیٹ پر "علم و عمل" کا مطالعہ کرنے کے لئے

پوسٹ کوڈ 53100